سکیم آف سٹڈیز، سلیبس

اور

ماڈل سوالیہ پرچہ

(سالانہ امتحان ۲۰۰۷ سے نافذ العمل)

ہائر سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ ایگزامینیشن

عربی/فارسی/فرنچ

پارٹ - 1

شعبہ تحقیق

فیڈرل بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، اسلام آباد

اسلامی جمہوریہ پاکستان

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۔	پیش لفظ	(i)
۲۔	دیباچہ	(iii)
۳۔	قومی تعلیمی پالیسی (۲۰۱۰۔۱۹۹۸)، نصب العین اور مقاصد	1
۴۔	نصاب عربی	
۵۔	ہدایات برائے اساتذہ عربی	
۶۔	مجوزہ کتاب برائے عربی	
۷۔	ماڈل سوالیہ پرچہ (عربی)	
۸۔	نصاب فارسی	
۹۔	مجوزہ کتاب برائے فارسی	
۱۰۔	ماڈل سوالیہ پرچہ فارسی	
۱۱۔	عملی مقاصد و گرامری مقاصد فرنچ نصاب	
۱۲۔	مجوزہ کتب برائے فرنچ	
۱۳۔	ماڈل سوالیہ پرچہ برائے فرنچ	
۱۴۔	سکیم آف سٹڈیز	

پیش لفظ

ہم ایک ایسے غیر معمولی دور میں زندگی گزار رہے ہیں جہاں سماجی نظام، معاشی خوشحالی، جدید فلسفیانہ اور مذہبی طرزِ فکر میں حیران کن تبدیلیاں اس کا اہم خاصہ ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ کائنات کے متعلق ہماری سمجھ بوجھ میں بھی جدت آئی ہے۔ تعلیم انسانی ترقی اور فلاح کے ہر پہلو کے لیے لازمی ہے۔ اور اسی لیے تاریخ میں پہلی بار عالمگیر سطح پر تعلیمی ترقی کسی قوم کی معاشی ترقی کا پیش خیمہ ثابت ہوئی ہے۔

گذشتہ پانچ سال میں حکومتِ پاکستان نے سکولوں میں تعلیم و تعلم کی بہتری کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ ان اقدامات میں ایسے طریقہ امتحان کی تشکیل اور اس پر عمل درآمد شامل ہے جو طلباء کی بنیادی تصورات کی سمجھ، تجزیاتی مہارتوں اور تنقیدی صلاحیتوں کے جائزے یا جانچ پڑتال کو یقینی بنا سکے۔

آج کے نظامِ تعلیم و تعلم میں طلباء فکری، تجزیاتی اور تنقیدی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے بغیر نصابی کتب کا مواد زبانی یاد کرنے کو ترجیح دیتے ہیں اور طلباء صرف وہی کچھ پڑھتے ہیں جس کی امتحان میں کامیابی کے لیے ضرورت ہے۔ طلباء نے جو کچھ حقیقی سیاق و سباق کے حوالے سے پڑھا ہوتا ہے اسے وہ مربوط نہیں کر پاتے اور اس کا عملی اطلاق کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ اس سے نئے حالات میں طلباء کو اپنی معلومات اپنی صلاحیت کے مطابق استعمال کرنے میں دِقّت ہوتی ہے۔ لہٰذا امتحانی نظام میں سلیبس (نصاب) کے اغراض و مقاصد سے آگاہی ضروری ہے۔ تعلیمی ترقی کے پیشِ نظر تعلیم کے بنیادی مقاصد کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ وفاقی وزارتِ تعلیم نے تعلیمی کاوشوں کے حوالے سے ترجیحات مقرر کی ہیں جن کا مقصد تمام درجات پر تعلیمی معیار اور امتحانی نظام میں بہتری لانا ہے۔ ایک مؤثر امتحانی نظام تعلیم و تعلم کے نظام کی بہتری کے لیے ایک وسیلہ ثابت ہو سکتا ہے اور امتحانات کے بہتر معیار سے آگے چل کر مجموعی طور پر بہتر تعلیمی معیار کی صورت میں نتیجہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اگر امتحانی نظام کو محض نصابی کتب کے مواد کو زبانی یاد کرنے کی قابلیت کے جائزے تک محدود کر دیا جائے تو پھر رٹا لگانے کا رواج عام ہو جاتا ہے۔ تدریس کے غیر فکری طریقے معیار بن جاتے ہیں اور سکولوں میں تدریس کے عمل کی حیثیت ایک روزمرہ کے کام کی سی ہو جاتی ہے۔

موجودہ حکومت نے تعلیمی معیار کی بہتری کے لیے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی مدارس کے نصاب کی بہتری کی جانب کافی توجہ دی ہے۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم معیاری تربیتی مواد، بہتر نصاب، زیادہ وسیع تعلیم، بہتر امتحانی حکمت عملی اور اس طرح کے دوسرے ذرائع کو بروئے کار لا کر طلباء کی تعلیمی کارکردگی کو ترقی دیں۔ ان مقاصد کے حصول کا انحصار اساتذہ، پرنسپل صاحبان اور انتظامیہ کی تعلیم سے متعلقہ تمام

شعبوں میں مسلسل پیشہ ورانہ ترقی تک رسائی پر ہوگا۔

فیڈرل بورڈ نے وزارت تعلیم کی جاری کردہ حکمتِ عملی کی روشنی میں امتحانات کے معیار کی ترقی کے لیے کٹھن کام کی ذُمہ داری لی ہے۔اس قومی مقصد کی تکمیل کے لیے بورڈ نے تمام ممکن ذرائع کا استعمال کیا ہے اور اس کام کی سربلندی کے لیے ذمہ داری کی ایک اور مثال قائم کی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ پاکستان میں معیارِ تعلیم کی بہتری کے حوالے سے کی گئی اس کاوش کے دُور رَس اَثرات مُرتّب ہوں گے۔

ساجد حسن
سیکریٹری
منسٹری آف ایجوکیشن

دیباچہ

نظامِ تعلیم کا معیار نصاب، تدریس اور امتحانات کے ذریعے طلباء کی قابلیت جانچنے پر منحصر ہوتا ہے۔ طلباء کی کارکردگی کی جانچ اور جائزہ ان کی صلاحیتوں کو نکھارنے اور اساتذہ کی استعداد اور تدریسی عمل کو بہتر بنانے میں معاون ہوتے ہیں۔ تعلیمی نظام میں وسیع پیمانے پر تعلیمی کارکردگی کی پیمائش اور جائزے کے لیے تیار کیے گئے مؤثر طریقہ کار کی بدولت اساتذہ طلباء کی ترقی پر گہری نظر رکھ سکتے ہیں اور مزید حصولِ علم میں ان کی مدد زیادہ مفید انداز میں کر سکتے ہیں۔

قومی تعلیمی پالیسی (۲۰۱۰۔۱۹۹۸) میں ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیم کی سطح پر طلباء کی لیاقت کی جانچ پڑتال کے زیادہ مؤثر اور جامع نظام کی تشکیل اور نفاذ اہم مقاصد میں سے ایک ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ طلباء کی تفہیمی سطحوں اور فکری صلاحیتوں کی جانچ اور تجزیے پر زور دیا گیا ہے اور رٹا لگانے کے رجحان کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ گذشتہ پانچ سالوں میں طلباء کی قابلیت کا جائزہ لینے کے نظام میں اصلاحات اور ان کی تعلیمی کارکردگی میں بہتری کافی حد تک موضوعِ بحث رہے ہیں۔ اس اہم مقصد کے حصول کے لیے ایک منفرد اور زیادہ دلچسپ لائحہ عمل اختیار کرنے کی غرض سے تعلیمی اداروں میں طلباء کی قابلیت اور تعلیمی استعداد کا جائزہ لینے کے لیے حکومتی سطح پر بہت سی کاوشیں کی گئی ہیں۔

قومی تعلیمی پالیسی (۲۰۱۰۔۱۹۹۸) کے مذکورہ مقصد کی تکمیل کے حوالے سے وزارتِ تعلیم نے امتحانی نظام کو باضابطہ بنانے کے لیے مخصوص اور مؤثر لائحہ عمل اختیار کیا ہے جس کی بدولت نظام امتحان تصورات کے فہم اور ذہنی صلاحیتوں کے نکھارنے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ فیڈرل بورڈ نے امتحانی نظام کی تشکیلِ نو کے سلسلے میں اولین کردار ادا کرتے ہوئے وزارتِ تعلیم کی ہدایت کے تحت ۲۰۰۳۔۲۰۰۲ میں ماڈل پیپر (نمونے کے پرچہ جات) تشکیل دینے کی ذمہ داری لی جو نظر ثانی شدہ قومی نصاب پر مشتمل تھے۔ یہ نمونے کے امتحانی پرچہ جات، جو تین حصوں میں منقسم تھے، اداروں میں تقسیم کیے گئے۔ روایتی امتحانی نظام میں تبدیلیاں لانے کے لیے یہ پہلا قدم تھا۔ وفاقی بورڈ کی اس کاوش کو تعلیمی حلقوں میں بڑے پیمانے پر ستائش حاصل ہوئی۔

مسابقت میں اضافے اور تعلیمی میدان میں نت نئی تبدیلیوں کو محسوس کرتے ہوئے فیڈرل بورڈ نے مروجہ امتحانی نظام میں بتدریج تبدیلیوں کے عمل کا آغاز کیا ہے۔ اس نے اس سلسلے میں ایڈیکسل انٹرنیشنل انگلینڈ (یو۔کے ایجوکیشن بورڈ) کے ساتھ رابطہ اور تعاون قائم کرنے کا قابلِ قدر اقدام کیا ہے تاکہ طریقہ ہائے تعلیم اور امتحانی نظام میں مطلوبہ اصلاحات لائی جائیں۔ ایڈیکسل کے ماہرین نے میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانی پرچہ جات کے اجزاء اور معیار کا جائزہ لینے کے لیے فیڈرل بورڈ کا دورہ کیا اور پرچہ جات کے مرتبین سے تبادلۂ خیالات کیا۔ ان کی تجاویز کو پیشِ نظر رکھ کر فیڈرل بورڈ نے معقول وقت صرف کرتے ہوئے جانچ پڑتال کا ایسا نظام قائم کرنے اور اس کے اطلاق کی سعی کی ہے جو طلباء کی تخلیقی صلاحیتوں کو تقویت دے اور پروان چڑھائے۔ اس سلسلے میں بورڈ نے سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ ۲۰۰۷ کے امتحان کے لیے نمونے کے پرچہ جات مرتب کرنے کی غرض سے نجی اور سرکاری اداروں کے ماہر اساتذہ کی مشاورتی نشستیں منعقد کیں۔ اور نمونے کے پرچہ جات کو تمام متعلقہ اداروں میں بھیجا گیا۔ حکومت کی ہدایات کے مطابق سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ امتحان کے نمونے کے پرچہ جات کی تیاری کے بعد فیڈرل بورڈ نے اعلیٰ ثانوی

امتحان حصہ اول (HSSC Part-I) برائے ۲۰۰۷ کے لیے بھی نمونے کے پرچہ جات تیار کیے ہیں۔اس حوالے سے اے لیول اور اعلیٰ ثانوی سطح پر سرکاری اور نجی تعلیمی اداروں میں مصروف تدریس تجربہ کار اور ماہر اساتذہ کرام کو جمع کیا گیا تا کہ وہ دونوں امتحانی نظاموں کی خوبیوں کو یکجا کرتے ہوئے باہمی اشتراک عمل سے ایسے نمونے کے پرچہ جات تیار کرسکیں جن کی بدولت جانچ پڑتال کے معیار میں بہتری لائی جاسکے۔

اساتذہ کرام نے اپنے تدریسی تجربہ اور صلاحیتوں کی بدولت سوالات کی تیاری کے دوران طلباء کی تفہیمی سطحوں (Cognitive levels) یعنی علم، سمجھ اور اس کے اطلاق کی جانچ کے مقصد کو خصوصاً پیش نظر رکھا۔بورڈ کا مدعا طلباء میں مضمون کے متعلق فکری صلاحیت پیدا کرنے کے لیے صحیح قابلیت کو پروان چڑھانا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا ہے تا کہ اگر انہیں ایسے سوال کا جواب دینا ہو جو براہِ راست ان کی نصابی کتاب سے نہ ہو تو وہ پریشان نہ ہو جائیں۔

زیرِ نظر کتابچہ امتحانی نصاب اور اس کی وسعت، نمونے کے امتحانی پرچہ جات، ان کو جانچنے کے طریق کار اور ہر مضمون کے اغراض و مقاصد کی تفصیل پر مشتمل ہے۔اس سے قبل نصابی کتابچہ کے لیے قومی نصاب تعلیم سے صرف نصاب کی فہرست لی جاتی تھی۔اب قومی نصاب کے مواد کا ایک بڑا حصہ اس کتابچے میں شامل کیا گیا ہے جو اساتذہ اور طلباء کی رہنمائی سے متعلقہ ہے۔اجتماعی کام اور یک جہتی میں فروغ کے لیے اور نصابی مواد سے مناسب وابستگی مہیا کرنے کے لیے عملی کام (پریکٹیکل) کی سرگرمیوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ کمانڈ ورڈز (Command Words) کی تعریفیں بھی شامل کی گئیں ہیں جو امتحانی سوالات کے مطلوبہ جوابات کی نوعیت اور حدود متعین کر کے ممتحن اور طالب علم کی باہم مفاہمت پیدا کرنے اور طلباء میں تصورات کے فہم کی قابلیت کی حوصلہ افزائی کرنے میں معاون ثابت ہوں گے۔یہ کتابچہ امتحانی نصاب تفصیل سے پیش کرتا ہے اور کمرہ جماعت کے طریق کار سے بورڈ کے امتحان تک پڑھانے کا وسیع طرز عمل متعارف کروانے میں مدد کرتا ہے۔تدریس کے ایسے اصولوں پر زور دیا گیا ہے جو تحکمانہ اور بے لچک نہ ہوں۔اس لحاظ سے یہ کتابچہ استاد کی رہنمائی کے لیے معاون ثابت ہوسکتا ہے۔فکری صلاحیت کی تشکیل پر زور دیتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ کس طرح امتحانی نظام طلباء کے سیکھنے کے عمل کا تعین کرتا ہے یا اندازہ کرتا ہے کہ کس حد تک رہنمائی کے مقاصد حاصل کیے گئے ہیں۔اس اہم کام کے ذریعے اساتذہ، طلباء، اسکول اور کالج کی انتظامیہ اور والدین کی مفید اور ضروری رہنمائی متوقع ہے۔لہٰذا یہ امید کی جاتی ہے کہ اس کتابچے میں مہیا کی گئی معلومات اور رہنمائی کے وسیلے سے طلباء کے سیکھنے کی رفتار اور کمرہ جماعت میں اساتذہ کی سرگرمی اور وابستگی بہتر ہوگی۔

ہم قارئین کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم بامقصد تنقید اور تعمیری مشورے قبول کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہیں۔

محمد شریف شمشاد
کموڈور (ریٹائرڈ)
چیئرمین
فیڈرل بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن

قومی تعلیمی پالیسی (۱۹۹۸ء۔۲۰۱۰ء)

نصب العین اور مقاصد

مقاصد

۱۔ تعلیم فرد کی ذہنی، جسمانی، نظریاتی اور اخلاقی تربیت کا مؤثر ذریعہ ہے جو اسے مقصد حیات سے آشنا کرتی ہے اور اسی مقصد کے حصول کے لیے ضروری ساز و سامان سے لیس کرتی ہے۔ یہ روحانی نشو ونما اور انسانی ضروریات کی تکمیل کا وسیلہ بھی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے حوالے سے تعلیم ایک مستحکم اسلامی معاشرے کی تشکیل اور امانت و دیانت کی اقدار کو افراد کے دلوں میں جاگزیں کرنے کے لیے ممد و معاون ثابت ہوتی ہے۔

۲۔ ۱۹۴۷ء میں آزادی کے بعد ہی پاکستان میں تعلیم کو ایک واضح رخ پر آگے بڑھانے کی جدوجہد کا آغاز کر دیا گیا تھا۔ قائداعظم نے چند مقاصد متعین کر دیے تھے جو تعلیمی سرگرمیوں کے رہنما اصول ہیں۔ زیرِ نظر پالیسی میں بھی ان ہی رہنما اصولوں اور دستور پاکستان سے ہدایت اور فیض حاصل کیا گیا ہے۔ ان مقاصد کو پالیسی میں ان الفاظ سے بہتر طریقے سے ادا نہیں کیا جا سکتا ہے جو خود قائدِ اعظم نے ۲۷ نومبر ۱۹۴۷ء کو پاکستان تعلیمی کانفرنس منعقدہ کراچی کے لیے ایک پیغام میں ادا فرمائے تھے۔

''آپ لوگ جانتے ہیں کہ تعلیم کی اہمیت اور صحیح طریقے کی تعلیم پر جتنا زور دیا جائے اتنا ہی کم ہوگا۔ مجھے افسوس ہے کہ ایک صدی سے زیادہ غیر ملکی حکمرانی کے دوران ہمارے عوام کی تعلیم پر کافی توجہ صرف نہیں کی گئی۔ اگر ہم حقیقی، جلد اور ٹھوس ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس سوال کو خلوص کے ساتھ حل کرنا ہوگا اور اپنی تعلیم کی حکمت عملی اور پروگرام کو ان خطوط پر استوار کرنا ہوگا جو ہمارے عوام الناس کے مزاج کے مطابق ہوں، ہماری تاریخ اور ثقافت سے ہم آہنگ ہوں اور جن میں جدید حالات اور دنیا میں ہونے والی زبردست ترقی کو ملحوظ رکھا گیا ہو۔''

''اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری مملکت کے مستقبل کا زیادہ تر انحصار اس امر پر ہوگا کہ ہم اپنے بچوں یعنی مستقبل کے پاکستانی شہریوں کو کس طرح تعلیم دیتے ہیں اور ان کی پرورش و پرداخت کس طریقے سے کرتے ہیں۔ تعلیم کے معنی صرف کتابی تعلیم ہی نہیں اور اس وقت تو وہ بھی بہت پست درجہ کی معلوم ہوتی ہے۔ ہمیں جو کچھ کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے عوام کو مجتمع کریں اور اپنی آئندہ نسلوں کے کردار کی تعمیر کریں۔ فوری اور اہم ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنے عوام کو سائنسی اور فنی تعلیم دیں تاکہ ہم اپنی اقتصادی زندگی کی تشکیل کر سکیں۔ ہمیں اس بات کا اہتمام کرنا ہوگا کہ ہمارے لوگ سائنس، تجارت، کاروبار اور بالخصوص صنعت و حرفت قائم کرنے کی طرف دھیان دیں۔ لیکن یہ نہ بھولیے کہ ہمیں دنیا کا مقابلہ کرنا ہے جو نہایت تیزی سے اس سمت رواں ہے۔''

''اسی کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی آنے والی نسلوں کے کردار کی تعمیر کرنی چاہیے جس کا مطلب ہے کہ ان میں وقار، راست بازی اور

قوم کی بے لوث خدمت کا بے پناہ جذبہ اور احساس ذمہ داری پیدا کر دیا جائے اور اس بات کا بھی خیال رکھنا ہوگا کہ ان میں اقتصادی زندگی کے مختلف شعبوں میں کام کرنے کی اہلیت اور صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہو اور وہ اس طرح سے کام کریں کہ پاکستان کے لیے نیک نامی کا باعث ہوں۔''

۳۔ قائدِ اعظم کی اس خواہش کا عکس اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور میں بھی موجود ہے اور اس کی متعلقہ دفعات درج ذیل ہیں:

''پاکستان کے مسلمانوں کے بارے میں مملکت مندرجہ ذیل کے لیے کوشش کرے گی:

(i) قرآن پاک اور اسلامیات کی تعلیم کو لازمی قرار دینا۔ عربی زبان سیکھنے کی حوصلہ افزائی کرنا اور اس کے لیے سہولت بہم پہنچانا اور قرآن پاک کی صحیح اور من وعن طباعت اور اشاعت کا اہتمام کرنا۔

(ii) ان تمام شہریوں کے لیے جو کمزوری، بیماری یا بے روزگاری کے باعث مستقل یا عارضی طور پر اپنی روزی نہ کما سکتے ہوں بلا لحاظ جنس، ذات، مذہب یا نسل بنیادی ضروریات زندگی، مثلاً خوراک، لباس، مکان، تعلیم اور طبی امداد مہیا کرے گی۔

(iii) کم سے کم ممکنہ مدت کے اندر ناخواندگی کا خاتمہ کرے گی اور مفت اور لازمی ثانوی تعلیم مہیا کرے گی۔

(iv) مختلف علاقوں کے افراد کو تعلیم و تربیت، زرعی، صنعتی ترقی اور دیگر طریقوں سے اس قابل بنائے گی کہ وہ ہر قسم کی قومی سرگرمیوں میں جن میں ملازمت پاکستان میں خدمت بھی شامل ہے، پورا پورا حصہ لے سکیں۔

(v) مملکت شہریوں کے درمیان علاقائی، نسلی، قبائلی، فرقہ وارانہ اور صوبائی تعصبات کی حوصلہ شکنی کرے گی۔

(vi) پاکستان کی ملازمت کے مختلف درجات میں اشخاص سمیت افراد کی آمدنی اور کمائی میں عدم مساوات کو کم کرے گی۔

(vii) قومی زندگی کے تمام شعبوں میں خواتین کی مکمل شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔

۴۔ مستقبل کا تصور یہ ہے کہ پاکستان کو ایک متحد و مربوط وحدت کی شکل دی جائے جو اکیسویں صدی کے چیلنجوں کے مقابلے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہو۔ اس پالیسی کا مقصد یہ ہے کہ ایسی قوم تیار کی جائے جو تعلیمی لحاظ سے اعلیٰ تر قی یافتہ، سیاسی لحاظ سے متحد، معاشی لحاظ سے خوشحال، اخلاقی لحاظ سے مضبوط اور روحانی لحاظ سے ارفع ہو۔

نصب العین

۱۔ قرآن وسنت کو نصاب کا جزو لاینفک بنانا تاکہ قرآن پاک کی تعلیمات کو تعلیم و تربیت کے نظام کے توسط سے فروغ دیا جائے۔ پاکستان کی آنے والی نسل کو اس نہج پر تعلیم و تربیت دی جائے کہ وہ ایسے عملی مسلمان بنیں جو عزم و اعتماد، عقل و فہم اور رواداری و برداشت سے متصف ہو کر اگلے ہزار سالہ عہد میں داخل ہوں۔

۲۔ روائتی اور غیر روائتی طریقوں کے ذریعے اور سکول چھوڑنے والے طلباء کو ملک بھر میں بنیادی تعلیم کے اجتماعی سکولوں میں دوبارہ داخلہ دے کر بنیادی تعلیم کا فیض عام کرنا۔

۳۔ تعلیم کے وسائل اور مواد کے لحاظ سے بچوں کی تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرنا۔

۴۔ ہر بچے تک مفت رسائی کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کر کے تعلیمی ضرورتوں کی تکمیل کرنا۔

۵۔ ثانوی تعلیم کے خواہش مند ہر بچے اور بچی کے داخلے کو یقینی بنانا۔

۶۔ تنوع پر زور دینا تا کہ نظام کو اس طرح تبدیل کیا جائے کہ وہ طلب پوری کرنے کا اہل ہو محض وسائل کی فراہمی کا ہی نہیں ہر سطح کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو روزگار کی دنیا میں لے آنا تا کہ وہ مفید اور کارآمد شہری بنیں اور معاشرے کے رکن کی حیثیت سے ان کا کردار مثبت ہو۔

۷۔ نصاب کو ترقی دینے کے عمل کو مسلسل بنانا اور نظام تعلیم کو یکساں بنانے کا اہتمام کرنا۔

۸۔ طلبا کو پیشہ ورانہ اور خصوصی تعلیم کے حصول کے لیے تیار کرنا۔

۹۔ اساتذہ کو تربیت دینے والوں اور تعلیم کے شعبہ کا نظم ونسق سنبھالنے والوں کے لیے دورانِ ملازمت تربیت کے طریق کار کو مؤثر اور منظم بنانے کے عمل کو مستقل شکل دینا۔ ثانوی درجہ اور گریجویٹ درجے کے بعد طویل مدت کے متوازی پروگرام جاری کر کے قبل از وقت اساتذہ کی تربیت کے معیار کو بہتر بنانا۔

۱۰۔ دورانِ ملازمت اور قبل از ملازمت اساتذہ کی تربیت کے لیے پالیسی، منصوبہ بندی اور ترقی کا قابل عمل خاکہ تیار کرنا۔

۱۱۔ صنعتی ضروریات اور طلب کے مطابق تربیت یافتہ افرادی قوت کی فراہمی کے لیے ملک میں ٹیکنیکل اور پیشہ ورانہ تعلیم کو آگے بڑھانا۔

۱۲۔ تکنیکی تعلیم کے معیار کو بہتر سے بہتر بنانا تا کہ تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم (TVE) کے گریجویٹوں کے لیے روزگار کے مواقعوں میں اضافہ کرنے کے لیے نظام تعلیم کے جمود کو ختم کر کے طلب و رسد میں مطابقت پیدا کر لی جائے۔

۱۳۔ تمام عمر کے بچوں میں اطلاعاتی ٹیکنالوجی (کمپیوٹر) کو مقبول بنانا اور انھیں آنے والی صدی کے لیے تیار کرنا۔ کلاس میں کمپیوٹر کے مختلف عملوں کی تعلیم کے ذریعے اس کی ایک معاون کی حیثیت سے اہمیت کو اجاگر کرنا۔ تعلیمی پروگراموں کی منصوبہ بندی اور نگرانی کے لیے اطلاعاتی ٹیکنالوجی (کمپیوٹر) سے استفادہ کرنا۔

۱۴۔ نادار طلباء کے تعلیمی اخراجات کو پورا کرنے کے لیے نجی شعبہ کی حوصلہ افزائی کرنا۔

۱۵۔ تمام سطحوں پر نگرانی اور جانچ کے طریق کار کو مستقل نظام کے تحت لانا، خوبیوں کی علامتوں کی نشاندہی کرنا اور عملدرآمد کے دوران اصلاحی اقدام کرنا۔

۱۶۔ نئے دریافت شدہ علوم اور مضامین کا یونیورسٹیوں میں اجرا کر کے اعلیٰ تعلیم کے مختلف شعبوں میں درجہ کمال کا حصول اور منتخب مضامین اور موضوعات پر توسیع و تحقیق کر کے اعلیٰ تعلیم کے مراکز میں تبدیل کرنا۔

۱۷۔ سیکھنے، سکھانے اور تحقیق کے طریقوں کو بین الاقوامی معیار پر لانے کے لیے اعلیٰ تعلیم کے معیار کی قدر میں اضافہ کرنا۔

نصاب عربی

۱۔	مِنْ هَدْیِ الْقُرْآنِ الْکَرِیْم	اَلتَّوْحِیْد
۲۔	مِنْ هَدْیِ الْاَحَادِیْث	مَکَارِمُ الْاَخْلَاقِ
۳۔	فِکْرَةُ اِنْشَاءِ بَاکِسْتَان	بَاکِسْتَان
۴۔	کِتَابُ اَلْفُ لَیْلَةٍ وَّ لَیْلَةٌ	اَلْحِوارُ
۵۔	فِی الْحَمْدِ لِلّٰهِ وَ الثَّنَاءِ عَلَیْهِ	أَلشِعْر
۶۔	مِنْ هَدْیِ الْقُرْآنِ الْکَرِیْم	اَرْکَانُ الْاِسْلَام
۷۔	مِنَ الْأُسْوَةِ الْحَسَنَةِ	أَلسِیْرَةُ النَّبَوِیَّةُ
۸۔	اَلْمُخْتَرَعَاتُ وَ الْمُکْتَشَفَاتُ الْحَدِیْثَةُ	اَلْحِوارُ
۹۔	أَلْاَسَدُ وَ ابْنُ اَوىٰ وَ الْحِمَارُ	أَلْحِکَایَةُ
۱۰۔	فِی الْمَدَائِحِ النَّبَوِیَّةِ	أَلشِعْر
۱۱۔	أَلرَّسَائِلُ	أَلرَّسَائِلُ
۱۲۔	أَلدُّوَلُ الْاِسْلَامِیَّةُ	أَلْعَالَمُ الْاِسْلَامِیُّ
۱۳۔	فِیْ مَکْتَبِ الْبَرِیْدِ	اَلْحِوارُ
۱۴۔	أَلْآدَابُ	أَلْاَحَادِیْثُ النَّبَوِیَّةُ
۱۵۔	فِی الْاُخُوَّةِ وَ الْاِتِّحَادِ	أَلشِعْر
۱۶۔	أَلْخَلِیْفَةُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِؒ	أَلْمَشَاهِیْرُ
۱۷۔	سُوْقُ أَنَارکَلِی	اَلْحِوارُ
۱۸۔	قَضَاءُ الْأَمِیْن	أَلسِیْرَةُ النَّبَوِیَّةُ
۱۹۔	أَلْخُطْبُ	أَلْخُطْبُ
۲۰۔	فِی الشَّجَاعَةِ	أَلشِعْر
۲۱۔	زِیَارَةُ الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْن	اَلْحِوارُ
۲۲۔	مِنْ هَدْیِ الْقُرْآنِ الْکَرِیْم	فِی الْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ
۲۳۔	فُکَاهَاتٌ	أَلْحَکَایَاتُ وَ اللَّطَائِفُ
۲۴۔	فِی الْمَطَارِ	اَلْحِوارُ
۲۵۔	فِی الْحِکَم	أَلشِعْر

ہدایات برائے اساتذہ عربی

اساتذہ کرام سے گزارش ہے کہ درج ذیل نکات کو دورانِ تدریس ملحوظِ خاطر رکھیں:

۱۔ طلبہ میں کتاب میں دیا گیا تدریسی مواد کا حصہ سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ ان کی خداداد صلاحیتوں میں نکھار آسکے۔

۲۔ طلبہ کو صحیح نطق کے ساتھ پڑھنے کی مشق کرائی جائے تاکہ طلبہ میں صحیح نطق کے ساتھ عبارت پڑھنے کا ملکہ پیدا ہو سکے۔ اس کے لیے استاد خود ٹھہر ٹھہر کر عبارت پڑھے اور پھر طلبہ سے باری باری سنے۔

۳۔ طلبہ کو عربی لکھنے کی مشق کرائی جائے، کیونکہ یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ سمجھنے کے باوجود طلبہ عربی عبارت لکھ نہیں سکتے۔

۴۔ استاد ہر سبق میں سے طلبہ سے جملے بنوانے کی مشق کروائے تاکہ ان میں بولنے اور لکھنے کی صلاحیت پیدا ہو سکے۔

۵۔ عربی قواعد میں فعل فاعل، مبتدا خبر، مذکر مؤنث، مفرد تثنیہ جمع، فعل ماضی سے فعل مضارع اور فعل مضارع سے فعل ماضی (ثلاثی مجرد صحیح) میں سے بنانا۔ مرکب اضافی، اشاری، جاری، پر زیادہ توجہ مرکوز کریں۔

۶۔ اساتذہ کرام کلاس روم میں بچوں کے ساتھ عربی بول چال کا ماحول پیدا کریں تاکہ وہ عربی زبان میں اظہارِ خیال کر سکیں۔

حوالہ جاتی کتاب

حَدِيقَةُ الْأَدب (اَلْجُزْء الْاَوّل)

برائے انٹرمیڈیٹ کلاسز

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور